"بیانیہ گام دوم انقلاب" کی رو سے خاندان کے استحکام میں شریک حیات سے اظہار محبت کا کردار

شاہد علی خان[1]

خلاصہ

اسلامی ثقافت میں خاندان، معاشرے کا ایک اہم حصہ ہے-ایک خاندان ایک معاشرہ کی اکائی ہے یہ انسانی معاشروں کا مرکزی. محور اور انسانی فطری اقدار کا اصل سرچشمہ ہے. خاندان اسلامی تہذیب کے اکمال اور ایک صالح اور مستحکم اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اخلاقی اقدار، مذہبی عقائد اور سماجی اصولوں کا آئندہ نسل میں منتقل ہونا ایک مضبوط گھرانے کی بدولت ہی ممکن ہے۔ لہٰذا اسلام اور اسلامی طرز زندگی کے حوالے سے بیانیہ گام دوم میں رہبر معظم نے عائلی زندگی کو محفوظ رکھنے اور اس کے استحکام لیے کے بہت سے راہیں بیان کی ہیں اور ان کی تمام تر کوشش یہی ہے کہ خاندان، گھرانے میں استحکام اور دوام برقرار رہے تاکہ گھرانوں کو ٹوٹنے سے بچایا جاسکے۔اب سوال یہ ہے کہ اسلامی گھرانے کو کیسے مستحکم بنایا جاسکتا ہے؟ البتہ خاندان کی بنیاد کو مضبوط کرنے میں کئی عوامل کارآمد ہیں۔ جس میں عفوودرگزر، چشم پوشی، معذرت قبول کرنا، شکریہ ادا کرنا، رازداری اور عیب پوشی، مذہبی عقائد کو مضبوط کرنا، ایمانداری، شک اور حسد سے بچنا، انصاف پسندی، اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے محبت کا اظہار وغیرہ شامل ہیں۔ اس مضمون میں تجزیہ و تحلیل کی بنیاد پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خاندان کے تحفظ اوراستحکام اور بیوی سے اظہار محبت کو بیان کیا گیا ہے۔ مطالعات کی رو سے، اظہار محبت کے لیے جو اہم ترین طریقے اپنائے جاسکتے ہیں وہ گفتار، رفتاراور کتابت ہیں. خاندان کے استحکام میں اظہار محبت کے سب سے بنیادی نتائج، روحانی طور پر اختلافات اور مسائل کا کم ہونا، احساساتی رابطے کا محکم ہونا، خاندانی استحکام اور دوسروں کو اعتماد میں لینا، ازدواجی زندگی میں اطمینان کا حصول اور جذباتی طلاق سے بچاؤ وغیرہ شامل ہیں۔

کلیدی الفاظ: محبت ومودت، اظہار محبت، خانوادہ، استحکام خانوادہ، طرز زندگی۔

---

[1]۔ دکتری، فقہ تربیتی، مجتمع عالی فقہ، جامعہ المصطفیٰ العالمیہ۔

Skhan۲۲۴۲۰۴@gmail.com

مقدمہ

"خاندانی استحکام" کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے ہم خاندان کو ایک ادارہ سے تشبیہ دیتے ہیں اس صورت میں خاندانی استحکام کی اہمیت خاندانی ادارے کی اہمیت سے وابستہ ہوئی۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں سے جو شعبہ حیات خدا کو سب سے زیادہ پسند ہے وہ خاندان ہے۔ اسی وجہ سے ازدواج خاندان کی بنیاد کے طور پر سب سے زیادہ پسندیدہ ترین بندھن ہے اور طلاق جائز ہونے کے باوجود بھی خدا کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے کیونکہ یہ خاندان کے تزلزل کا باعث ہے۔

جو رشتہ شادی کے ذریعے پیدا ہوتا ہے در اصل اس کی منزل خدا کی محبت اور فضل کا حصول ہے۔ قرآن کے مطابق خاندان کی تشکیل کا سب سے بنیادی مقصد ذہنی اور روحانی سکون ہے اور اس کی بنیاد پیار و محبت پر رکھی گئی ہے۔[۲] کیونکہ اس کے بغیر انسانی تخلیق کا کوئی بھی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ امن و سکون اور اخلاقی و سماجی ارتقاء کے وجود میں آنے کے لئے خاندان کی تشکیل اور اس کے استحکام کا بنیادی کردار ہے. قرآن اور احادیث میں گھرانے کے استحکام کی اس قدر تاکید میں یہی راز پوشیدہ ہے۔

ذہنی سکون کے بغیر نہ تو سالم و صالح نسل جنم نہیں لے سکتی، نہ ہی اخلاقی اور سماجی تعمیر ممکن ہے اور نہ ہی مذہبی اقدار اور توحید کا پھیلاؤ ممکن ہے۔

اسی لیے قرآن کریم اور اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات خوشگوار زندگی کا بہترین نسخہ ہیں اور ذہنی و روحانی سکون کے حصول کا ذریعہ. یہی تعلیمات، اسلامی تہذیب کے حصول کے باب میں بنی نوع انسان کے لیے بہترین رہنما ہیں۔ بہت سی آیات اور روایات خاندان کے افراد کے تعلقات کو منظم کرنے کو اور میاں بیوی اور اولاد کے حقوق اور ذمہ داریوں کو بیان کرتی ہیں۔ اسلام کے اس عظیم سرچشمے کی طرف رجوع کرنا انسان کو خاندان کے استحکام کی بہتری. راہ حل تک پہنچادیتا ہے.

آج کی دنیا میں نسل انسانی کو جو خطرہ لاحق ہے وہ اسی معتبر شعبہ زندگی یعنی اسی خاندان اور ازدواجی زندگی کی بے حرمتی ہے۔ دشمن اپنی پوری طاقت کے ساتھ خصوصاً میڈیا کی طاقت کے ذریعے، اسلامی طرز زندگی کے مقابلے میں مغربی طرز زندگی کو رواج دینے کی کوششوں میں مصروف ہے، مغربی طرز زندگی جیسے ہم جنس پرستوں کو ایک گھرانہ کی شکل میں پیش کرنا اور اسی طرح غیر اخلاقی مناسبتوں کو اور انسانی فطرت کے منافی اصولوں کو لازمی امر میں تبدیل کرکے دکھانا، دین و دنیا میں جدائی کا پرچار کرنے والوں اور ان کے حامیوں کی چالوں کا واضح حصہ ہے۔

اسلامی طرز زندگی کے آئینے میں خاندان کے استحکام کے مسئلہ پر آیات و احادیث کی تاکید ایک جانب اور خاندان کا انفرادی اور معاشرتی زندگی کی سعادت اور شقاوت میں بنیادی کردار حامل ہونا اور اس کے ذیل میں ایک مطلوبہ خاندان کے وجود کے ساتھ ایک

---

[۲] سورہ روم/۲۱، سورہ اعراف/۱۸۹

مطلوبہ معاشرے کی تشکیل دوسری جانب، اور خاندان کے خلاف دشمن کی طرف سے عالمی سازشیں، یہ تمام باتیں گھرانے، خاندان کے استحکام کے مسئلے کو بیان کرنے کی ضرورت پر واضح دلیلیں ہیں۔

خاندانی استحکام کے لیے اسلام کے اہم ترین منصوبوں میں سے ایک بیوی سے محبت کا اظہار ہے، اگر بیوی کی اس جذباتی اور نفسیاتی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کیا جائے اور ازدواجی زندگی کی بنیاد محبت پر رکھی جائے تو یہ زندگی کبھی مشکلات سے دوچار نہیں ہوگی۔ اسلامی روایات میں اس مسئلہ پر کافی زور دیا گیا ہے۔ معصومین علیہم السلام نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اپنی دوستی اور محبت کا اظہار کرو اور اسے اپنی اس محبت سے باخبر کرو۔ امام کاظم علیہ السلام، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے اس دوستی کی خبر دے کیونکہ یہ بات تمہارے درمیان دوستی کو مزید بڑھاوادے گی۔"[3]

اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن اور آیات میں کئی بار اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ « ان اللہ یحب الذین...» خدا فرماتا ہے کہ وہ پاکیزہ، توبہ کرنے والے، طہارت طلب کرنے والوں، نیکوکار، متقی، توکل کرنے والے، صبر کرنے والوں، عدل کرنے والوں اور انصاف پسندوں سے محبت کرتا ہے اور ایک جگہ اس نے ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جن کو خدا خود پسند کرتا ہے اور وہ بھی خدا سے لو لگائے رکھتے ہیں. «یحبہم ویحبونہ؛ جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے۔[4]

افکار رہبر معظم کہ جن کی بنیادیں مذہبی تعلیمات پر مشتمل ہیں؛ کے مطابق میاں بیوی کے درمیان پیار، محبت اور دوستی کا مضبوط بندھن استوار ہے۔ "لڑکا لڑکی، دولہا دلہن، ایک دوسرے سے پیار کریں، کیونکہ محبت ہی وہ مضبوط بندھن ہے جو انہیں ایک ساتھ جوڑے رکھتا ہے اور الگ نہیں ہونے دیتا۔ محبت بذات خود حسن بھی ہے اور وفاداری بھی..."[5]

تاریخچہ اور نو آوری

اس موضوع کو خانوادہ سے متعلق کتابوں اور بعض متعلقہ مقالوں میں پراکندہ طور پر بیان کیا گیا ہے، لیکن وہاں جامع انداز میں بیان نہیں کیا گیا اور اسی طرح روایات سے بھی کوئی خاطر خواہ استفادہ نہیں کیا گیا۔ اس مضمون کو جامع انداز میں بیان کرنے کے علاوہ، رہبر معظم انقلاب (حفظہ اللہ) کے فکری نظام کے نقطہ نظر سے اور بیانیہ گام دوم کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ محقق کے جائزہ کے مطابق اب تک اس موضوع پر کتاب، مقالہ اور کوئی مضمون بیانیہ گام دوم کی رو سے نہیں لکھا گیا۔ البتہ کچھ کتابیں

---

[3]۔ مجلسی، بحار الانوار، ۱۸۱/۷۴

[4]۔ مائدہ/۵۴

[5]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۶/۹/۲۴

جیسے "خاندان میں محبت پیدا کرنے کا ہنر و مہارت" مولف جناب احد امیری اور نسیم عشق (خاندان کو مضبوط اور کمزور کرنے کے عوامل) مولف علی محمد رفیع اور اسی طرح مقالہ "محبت کو متاثر کرنے والے عوامل اور اظہار کے طریقے اسلام میں نگاہ میں" اب تک موضوع سے متعلق اچھے کاموں میں شامل ہیں۔

۱۔ مفہوم شناسی

اس مسئلے کے بہتر اور جامع جائزے لینے کے لیے، ہم پہلے مرحلے میں بنیادی اور کلیدی مفاہیم کو بیان کریں گے اور اس کے بعد ہم اصلی موضوع کی طرف بڑھیں گے۔

۱-۱- محبت

الف- محبت کا لغوی معنی

محبت کی اصل "حب" ہے، "بغض" اس کا متضاد ہے جس کا مطلب ہے شدید تناؤ، محبت اور پیار۔[۶] حب کا معنی ہے پیار اور حِبّ (کسرہ کے ساتھ) حبیب اور محبوب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ راغب اصفہانی کے بقول محبت یعنی کسی اچھی چیز کی چاہت، اور "حببتُ فلانا" کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ: ان کا کہنا ہے کہ حقیقت میں اس کا معنی یہ ہے کہ میں نے اس کی روح اور دل کے مرکز میں جگہ لی۔ میں نے اس کے دل اور روح کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔[۷]

ب- محبت کی اصطلاحی تعریف

ایک ایسی کیفیت کو کہتے ہیں جو ایک باشعور انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے جو اس کے وجود اور جو اس کی خواہشات اور چاہتوں کے مناسب ہو۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ محبت ایک ادراک کی کشش و جاذبیت کا نام ہے۔ اس جاذبیت کا معیار اس کی نرمی ہے جو وہ اپنے چاہنے والے سے رکھتا ہے اور انسان ہر اس فرد سے محبت کرتا ہے جس کے انتہائی نرم برتاؤ کو وہ محسوس کرتا ہے۔[۸]

لفظ مودت کا مطلب بھی محبت کرنا ہے۔ راغب اصفہانی نے محبت کی شدت اور محبوب کی صحبت کو مودت کا جزء قرار دیا ہے۔[۹]

صاحب فروق اللغہ "محبت اور مودت" میں فرق کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ محبت انسانی فطرت اور حکمت کی چاہت کا نتیجہ ہے لیکن مودت انسانی فطری خواہش کا نتیجہ ہے۔[۱۰]

علامہ طباطبائی نے سورہ روم کی آیت نمبر ۲۱ کے ذیل میں فرماتے ہیں:

---

[۶]۔ فراہیدی، العین، ذیل مادہ حبب؛ ابن منظور، لسان العرب، ذیل مادہ

[۷]۔ راغب اصفہانی، المفردات، ص ۲۱۴

[۸]۔ مصباح، اخلاق در قرآن، ۳۵۸/۱

[۹]۔ ابن منظور، لسان العرب، ذیل واژہ «ودد»؛ راغب اصفہانی، مفردات الفاظ القرآن، ص ۸۶۱

[۱۰]۔ عسکری، فروق اللغہ، ص ۱۱۵

لفظ "مودت" اسی محبت کے معنی میں ہے جس کا اثر عمل میں نظر آئے یعنی وہ مودت کو محبت سے ایک اوپر کا مرحلہ سمجھتے ہیں، نتیجتاً مودت سے محبت کا تناسب خضوع اور خشوع کی نسبت ہے، جو خشوع ایک حسی اثر ہے۔ اور خضوع کرنا اس اثر کا ظہور ہے۔ جملے کے سیاق وسباق کے مطابق، وہ آیت میں مودت اور رحمت کا اطلاق خاندان پر کرتے ہیں، حالانکہ وہ اس کا انکار بھی نہیں کرتے کہا اس کا طلاق تمام معاشرے پر ہوتا ہے۔[11]

عام طور پر، محبت ایک اہم اور قیمتی انسانی جذبات میں سے ہے جو انسانی رشتوں کو مضبوط کرنے اور معاشروں میں ہم آہنگی پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے۔

۳-۱-خاندان

اب تک، خاندان کے لیے مختلف تعریفیں پیش کی گئی ہیں، جیسے:

الف- "خاندان ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے بیوی، ماں، باپ، شوہر، بھائی، بہن، اور بچوں کی حیثیت سے شادی، ہم آہنگی، یا بچوں کو گود لینے کے ذریعے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ ایک مشترکہ ثقافت بناتے ہیں اور ایک مخصوص مکان میں رہتے ہیں"۔ "خاندان گویا ان لوگوں کے ایک گروہ کی مانند ہے جن کے آپس میں تعلقات ہم آہنگی کی بنیاد پر قائم ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے رشتہ دار تصور کیے جاتے ہیں"۔[12]

ب- "ایک خاندان ان افراد کا مجموعہ ہے جو خون، ازدواج یا کسی بچے کو گود لینے سے آپس میں ملتے ہیں اور ان کا بنیادی اور سماجی کام، افزائش نسل ہے"۔[13]

ج- اقوام متحدہ (۱۹۹۴) نے بھی اپنے آبادی کے اعداد وشمار میں خاندان کو یوں بیان کیا ہے: "خاندان یا گھرانے کا اطلاق دو یا دو سے زیادہ ان لوگوں پر ہوتا ہے جو ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اور وہ خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے مل جل کر کماتے ہیں وہ خونی رشتے، کسی بچے کو گود لینے یا شادی کے بندھن کے ذریعے ایک خاندان کا حصہ بنتے ہیں۔ البتہ ایک خاندان میں ایک یا زیادہ خاندان رہ سکتے ہیں لیکن یہ سارے خانوادے ایک خاندان شمار نہیں ہیں"۔[14]

نتیجہ

---

[11]۔ طباطبایی، المیزان، ۱۶/۱۶۶
[12]۔ منصور قنادان، جامعہ شناسی مفاہیم کلیدی، ص ۱۴۸
[13]۔ ساروخانی، جامعہ شناسی خانوادہ، ص ۱۳۵
[14]۔ نجاریان، عوامل موثر در کارایی خانوادہ، ص ۱۹

مذکور تمام تعریفوں اور دیگر کئی تعریفیں جو بیان ہوئی ہیں ان سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ چند افراد کے ایک گھر میں زندگی گزارنے کے لئے خانوادہ ہی ان کے درمیان جسمانی اور روحانی مضبوط تعلق ہے۔ یعنی اس تعلق کو درک کئے بغیر خاندان کا کوئی معنی نہیں ہے۔ اس مرکز کی پایداری اس کے افراد درمیان رابطے کے اعتبار سے ہے۔ اس لیے خاندان کے رشد و ترقی کے لئے ضروری ہے کہ خاندان کے افراد کے رشتے اور رابطے کو مضبوط بنانے پر زور دیا جائے۔ لہٰذا، خاندان کے آپسی تعلقات کو مضبوط بنانا، انفرادی رشد کے علاوہ معاشرے میں ہمہ جہتی ترقی کا سب سے اہم مسئلہ ہے۔

۴-۱- خاندانی استحکام کا مفہوم

خاندانی استحکام کا مطلب خاندان کی بنیادی اور اخلاقی بنیادوں کو مضبوط اور مستحکم بنانا ہے۔ یہ اصول خاندان کے افراد کے درمیان محبت آمیز تعلقات، مذہبی اور اخلاقی اصولوں پر کاربند، سالم اور ذمہ دار نسلوں کی تربیت، خاندان میں عفت و پاکدامنی اور خاندانی ذمہ داریوں پر توجہ دینا کو شامل ہیں۔

اگر قرآن کی تعبیر کے مطابق شادی کرنے اور خاندان کی تشکیل کا مقصد یہ ہے کہ "خاندان کے افراد کا سکون حاصل کریں"[۱۵]، تو ضروری ہے کہ تمام رویے، تعاملات اور تعلقات اس مقصد کے حصول کے مطابق ہوں تاکہ یہ آرام و سکون، اخلاقیات کی حکمرانی میں، سب کے درمیان اعتدال کے اور تمام افراد کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے کمال تک پہنچے۔

۵-۱- بیانیہ گام دوم انقلاب

رہبر معظم انقلاب اسلامی نے انقلاب اسلامی کے چالیس سالہ تجربے کا جائزہ لیتے ہوئے "بیانیہ گام دوم انقلاب" ارشاد فرمایا: انقلاب "خودسازی، سماجی اور تہذیب کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے"۔ گام دوم جو "انقلابی نظام کے نظریے" کے فریم میں اور "اسلامی ایران کے نوجوانوں کی کوششوں" کے ساتھ "ایک نئے اسلامی تمدن کی تشکیل اور ولایت عظمی (ارواحنا فداہ) کے طلوع کی تیاری کے لئے اقدام کیا جائے۔

۶-۱- اسلامی طرز زندگی

رہبر معظم کی نگاہ میں طرز زندگی در حقیقت "عقل معاش ہے"۔[۱۶] جو احادیث میں مذکور ہے۔ یہ موضوع در حقیقت؛ "اسلامی تمدن کا سافٹ ویئر" ہے۔ انھوں نے کلی طور پر دو طرز زندگی کو بیان کیا ہے: خدا پرستی سے عاری طرزِ زندگی، جس میں مادی مکاتب کی

---

[۱۵]۔ روم/۲۱

[۱۶]۔ دیدار جوانان، ۱۳۹۱/۷/۲۳

تعلیمات سرفہرست ہیں اور صارفیت، لذتیات، اور عرفی دین کی حاکمیت ہے، اور موحدانہ طرزِ زندگی، جس میں احکام الٰہی سرفہرست ہیں۔ اور سیاست، ثقافت اور معیشت ان سے متاثر ہوتے ہیں۔[۱۷]

محبت کے اظہار کی فضیلت دینی نگاہ سے

الف- قرآن کی روشنی میں

۱: سماجی ماحول اور انسانی تعلقات کی رو سے

اگر آپ کسی سے محبت کرتے ہیں، خواہ وہ آپ کے دوست، ایمانی بھائی، اپنی اولاد، شریک حیات یا کوئی اور ہے اس سے محبت کا اظہار کریں، تاکہ محبت میں اضافہ ہو اور دوستی قائم رہے۔ جب کہ انسان اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دوسرے لوگ وں کی توجہ کا مرکز بنے[۱۸] تاکہ وہ لوگ اس سے محبت کریں اور ان کے اظہار محبت سے وہ انسان بھی ان سے محبت کرنے لگتا ہے اور یہ باہمی محبت زندگی کو مزید پر امن اور قربت کا باعث بناتی ہے۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ خدا ہم سے کتنی محبت کرتا ہے تو یقیناً ہم بھی خدا سے بے پناہ محبت کرنے لگیں گے۔ اور اسی طرح اگر ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام کی علم ہو جائے جو وہ ہم سے کرتے ہیں جو کہ کئی بار اس کا اظہار کر چکے ہیں اہل بیت رسول سے محبت میں اضافے کا باعث ہے۔
پروردگار عالم نے قرآن کریم میں کئی بار اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ اور جن آیات میں "ان الله یحب الذین" کی تعبیر آئی ہے یعنی خداوند متعال پاکیزہ، توبہ کرنے والے، نیک، پرہیزگار، توکل کرنے والے، صبر کرنے والے، صالح اور انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور کہیں وہ ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے جن سے خدا محبت کرتا ہے۔ اور وہ خدا سے بھی محبت رکھتے ہیں۔ "یحبہم و یحبونہ" مائدہ / ۵۴ ۔ اس نکتے کو ملاحظہ کرتے ہوئے، دلوں میں خدا کی محبت شعلہ ور ہوتی ہے۔ اور جب اہل بیت علیہم السلام اپنے چاہنے والوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں تو اظہار محبت کے بدلے میں محبت وجود میں آتی ہے۔

۲: خاندان میں محبت کا کردار

جس نکتے کا ذکر کیا گیا ہے وہ سماجی ماحول میں آپس میں انسانی تعلقات کے علاوہ، گھر کے ماحول اور خاندان کے افراد کے درمیان بھی موجود ہے۔ خاندان کے افراد کے درمیان محبت کا اظہار، خاص طور پر میاں بیوی کے درمیان، گھر کو جنت میں بدل دیتا ہے۔ اس

---

[۱۷]۔ دیدار جوانان، ۱۳۹۱/۷/۲۳

[۱۸]: جیسے امین اللہ کی زیارت میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں: "اللّٰهمّ فَاجْعَلْ نَفْسِي ... مُحِبّةً لِصَفْوَةِ أَوْلِيَائِكَ مَحْبُوبَةً فِي أَرْضِكَ وَ سَمَائِكَ»، اے خدا اپنے برگزیدہ اولیاء کی محبت میرے دل میں ڈال دے اور مجھے زمین و آسمان کا محبوب بنا! کامل الزّیارات، باب ۱۱، صفحہ ۳۹، حدیث ۱۔

وجہ سے، دولہا اور دلہن کے لئے خدا کا پہلا اور سب سے قیمتی تحفہ اور سرمایہ مودت اور رحمت وشفققت ہے، خداوند متعال کا ارشاد ہے:"وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً إِنَّ في‏ ذلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ"[۱۹]؛ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے کہ اس میں صاحبانِ فکر کے لئے بہت سی نشانیاں پائی جاتی ہیں ۔

قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق، مرد اور عورت کے تعلقات کی بنیاد مودت اور رحمت پر ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ عائلی زندگی میں امن کی بقا اور تسلسل کا عنصر ہے۔ خاندان کی بنیاد عشق، باطنی مودت اور پیار اور ظاہری الفت ہے۔ میاں بیوی کو عائلی زندگی میں اصل مقصد تک پہنچنے کے لیے اس نورانی سرمائے کی ضرورت ہے۔
چونکہ محبت خاندان کو زوال کے خطرے سے بچاتی ہے، اسی لیے قرآن نے، احسان اور مہربانی کی ترغیب اور مضبوط بنانے کو اخروی ثواب کے ذریعے بیان کیا ہے:" قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ * فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ" کہیں گے کہ ہم تو اپنے گھر میں خدا سے بہت ڈرتے تھے * تو خدا نے ہم پر یہ احسان کیا اور ہمیں جہنّم کی زہریلی ہوا سے بچالیا۔[۲۰]
لہٰذا، قرآن کریم، اسلام کی مقدس کتاب کے طور پر، میاں بیوی کے درمیان محبت ومودت اور ازدواجی زندگی میں ان رابطوں کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیتا ہے، اور محبت کو الٰہی آیات قرار دیا اور اسلامی تعلیمات میں اس کو بھرپور تائید حاصل ہے۔

ب- احادیث میں محبت کا اظہار

وہ چیز جو دوستی کو مضبوط بناتی ہے؛ محبت کا اظہار کرنا ہے، اور یہی دوسرے شخص کی محبت حاصل کرنے کی چابی بھی ہے۔ اور یہ اخلاقی دستور بھی ہے۔ اور ایمہ معصومین علیہم السلام نے اپنے پیروکاروں کو حکم دیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اپنی دوستی اور محبت کا اظہار کرو۔ کیونکہ یہ عمل آپ کے درمیان محبت اور مودت کو مضبوط کرنے کا سبب ھے۔ اور کوئی بھی کام جو مومنین کے درمیان محبت والفت کو مستحکم کرتا ہے وہ ایک باارزش اور قیمتی کام ہے:"إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَأَخْبِرْه بِذَلِكَ فَإِنَّه أَثْبَتُ لِلْمَوَدَّةِ بَيْنَكُمَا۔[۲۱]

---

[۱۹]۔ روم/۲۱
[۲۰]۔ طور/۲۷-۲۶
[۲۱]۔ کلینی، الکافی، ۶۴۴/۲

بعض روائی کتب میں، اسی عنوان کے ساتھ ایک باب ہے۔ مثال کے طور پر کافی (جلد ۲، صفحہ ۶۴۴) میں « باب اخبار الرجل اخاہ بحبہ » کے عنوان کے ساتھ باب ہے۔ جس میں اسی حوالے سے دو روایت موجود ہیں۔ اور وسائل الشیعہ (ج ۱۲، ص ۵۴-۵۵) میں «بَابُ أَنَّہ یُسْتَحَبُّ لِمَنْ أَحَبَّ مُؤْمِناً أَنْ یُخْبِرَہ بِحُبِّہ لَہ» کے عنوان سے باب ہے اس میں اس حوالے سے ۵ روایات ہیں اور اسی طرح بحار الانوار (ج ۷۱، ص ۱۸۱) میں «استحباب اخبار الاخ فی اللہ بحبہ لہ» کے نام سے ایک کامل باب ہے جو ۸ احادیث پر مشتمل ہے۔

اگر محبت کی ضرورت ہر انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے اور اسے پورا کرنا بھی ضروری ہے تو خاندان کے افراد خصوصاً دولہا اور دلہن کو اس انمول گوہر کے بہت زیادہ نیاز مند ہیں۔ اور وہ کبھی بھی محبت کی کمی کا شکار نہیں ہوں گے۔ چونکہ خواتین جذبات اور محبت کرنے والی ہوتی ہیں، اس لیے احادیث میں مردوں کو ان سے اپنے پیار کا اظہار کرنے کا کہا گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "قول الرجل للمراہ انی احبک لا یذہب من قلبہا ابدا" ایک مرد کا اپنی بیوی سے یہ کہنا کہ "میں تم سے پیار کرتا ہوں" اس کے دل سے کبھی بھی خارج نہیں ہوتا۔ [۲۲]

ہماری روایی کتب میں مختلف تعابیر آئی ہیں جو ہمارے مدعی پر دلیل ہیں جیسے:

۱: انبیاء علیہم السلام کی سیرت میں بیوی سے محبت کرنا

(محرم) عورتوں سے محبت کو روایات میں ایک قدر (value) کے طور پر پہچانا گیا ہے، اور معصومین علیہم السلام نے اسے انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں شمار کیا ہے۔ اسحاق بن عمار امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مِن أَخْلَاقِ الْأَنْبِیَاءِ حُبُ النِسَاءِ" انبیاء کے اخلاق میں سے ایک اخلاق، (اپنی محرم) عورتوں سے محبت کرنا ہے۔ [۲۳]

۲: ایمان کی مقدار اور عورت سے محبت کی مقدار کے درمیان براہ راست تعلق

امام صادق علیہ السلام کے ایک اور فرمان میں ہے، کہ ایک شخص کے ایمان کی فضیلت میں اضافہ عورتوں سے محبت میں اضافہ سے منسلک ہے۔ ابو العباس روایت کرتے ہیں: میں نے امام صادق سے سنا: "الْعَبْدُ کُلَمَا ازْدَادَ لِلنِسَاءِ حُباً ازْدَادَ فِی الْإِیمَانِ فَضْلا" بندے کی اپنی عورتوں سے جتنی محبت بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی اس کا ایمان بڑھتا جاتا ہے۔ [۲۴]. لہٰذا اس روایت کے مطابق ایمان کی مقدار کا براہ راست تعلق عورتوں سے محبت کی مقدار سے ہے اور جتنا ایمان زیادہ ہو گا عورتوں سے اتنی ہی زیادہ محبت ہو گی۔

---

[۲۲]۔ شیخ حر عاملی، وسائل الشیعہ، ۲۰/۲۴

[۲۳]۔ کلینی، الکافی، ۵/۳۲۰

[۲۴]۔ ابن بابویہ، من لایحضرہ الفقیہ، ۳/۳۸۴

۳: اہل بیت (ع) کی محبت اور تشیع و خواتین سے محبت کے درمیان موازنہ

آئمہ معصومین علیہم السلام کی بعض تعابیر میں، اہل بیت کی محبت و معرفت اور اپنی خواتین سے محبت کے درمیان ایک نسبت قائم ہوئی ہے۔ اور درج ذیل دو روایت اس موازنہ پر دلالت کرتی ہیں: عمر بن یزید امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مَا أَظُنُ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ[۲۵] خَيْراً إِلَا ازْدَادَ حُب اً لِلنِسَاء" میں نہیں سمجھتا کہ آدمی اس معاملے میں ترقی کرے۔ جب تک کہ اس کی عورتوں سے محبت نہ بڑھے۔[۲۶]

۴: اہل بیت علیہم السلام سے محبت کی مقدار کو عورتوں کی محبت سے ماپنا

جناب ابن ادریس نے اپنی کتاب "السرائر" کے آخر میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے، آپ نے فرمایا:: "كُلُ مَنِ اشْتَدَ لَنَا حُباًاشْتَدَ لِلنِسَاءِ حُبا..." جس کی ہم سے محبت شدید ہو جائے گی؛ اس کی عورتوں سے محبت زیادہ ہو جائے گی۔[۲۷]

۵: حسن سلوک کے لیے امام علیہ السلام کی دعا

ایک اور روایت میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے اس شخص کے حق میں دعا کی ہے کہ جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے: "رَحِمَ اللّٰه عَبْداً احْسَنَ فيما بَينَه وَ بَينَ زَوْجَتِهِ" خدا اس بندے پر رحم کرے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔[۲۸]

۶: دنیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسندیدہ چیزیں

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے دوستی کو دنیا میں اپنی تین پسندیدہ چیزوں میں سے ایک بیان فرمایا ہے۔ " حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ اَلدُّنْيَا اَلنِّسَاءُ وَ اَلطِّيبُ وَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي اَلصَّلاَةِ"[۲۹]

۷: اچھا سلوک اور پاکیزہ زندگی

---

[۲۵] : فیض کاشانی مرحوم نے ہذاالامر کی وضاحت کرتے ہوئے اس حدیث کے ذیل میں الوافی میں کہا ہے: ہذاالامر سے مراد شیعیت اور امام کی معرفت ہے (فیض کاشانی، محمد محسن بن شاہ مرتضی، ۱۴۰۶ق، ۲۸/۲۱)۔

[۲۶]۔ کلینی، الکافی، ۳۲۱/۵

[۲۷]۔ ابن ادریس، السرائر، ۶۳۶/۳).

[۲۸]۔ ابن بابویہ، من لایحضرہ الفقیہ، ۴۴۳/۳).

[۲۹]۔ ابن بابویہ، الخصال، ۱۶۵/۱

حضرت امام علی علیہ السلام عورت کے ساتھ حسن سلوک کو زندگی کی پاکیزگی کا سبب قرار دیتے ہیں: "فَدارَہا عَلی کلِّ حالٍ وَ احْسِنِ الصُّحْبَہ لَہا فَیصْفُوَ عیشَک". ہر حال میں اس کے ساتھ صبر کرو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو تاکہ تمہاری زندگی پاکیزہ ہو۔[30]

اسلام میں بہت سے احکامات آئے ہیں کہ دوست ایک دوسرے سے دوستی کا اظہار کریں اور اپنے دوستوں سے سرعام محبت کا اظہار کریں۔ اور اپنی زبان پر جاری کریں، یہ مسئلہ ازدواجی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اور اس کے بہت سے فوائد ہیں، اسی لیے زیادہ تاکید کے ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ آخر میں اس روایت کا ذکر کرنا فضل و لطف کے بغیر نہیں ہے؛ "قَوْلُ اَلرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ إِنِّي أُحِبُّكِ لاَ يَذْہبُ مِنْ قَلْبِہا أَبَداً" ایک آدمی جو اپنی بیوی کو کہتا ہے "میں تم سے پیار کرتا ہوں" یہ اس کے دل سے کبھی نہیں نکلتا۔[31] ممکن ہے ایک مرد اپنی بیوی سے دل سے محبت کرتا ہو لیکن اس دوستی کا اظہار لفظوں میں کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ طرفین میں عشق کا باعث ہو اور الہی سرمایہ روز بروز مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔

ج-ماہر نفسیات کے نقطہ نظر سے محبت کا اظہار

کچھ ماہرین نفسیات نے اس مسئلے پر زور دیا ہے مثال کے طور پر، لیو بوسکا گلیا کتاب "محبت کے ساتھ زندگی کتنی خوبصورت ہے۔" میں کہتے ہیں جس کا ترجمہ تورندخت تمدان نے کیا ہے: یقین جانیے، اگر آپ کسی کو بتائیں کہ آپ ان سے پیار کرتے ہیں، تو آپ اسے ذرہ برابر بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے، اور یہ بہت آسان کام ہے۔ اگر آپ لفظ کہنے میں بہت شرماتے ہیں، تو اسے لکھ دیں، اور اگر آپ ایسا نہیں کرسکتے ہیں، تو اپنی دلچسپی ظاہر کریں۔ لیکن ان کا اظہار ضرور کریں۔ ایک بار نہیں کئی بار اور یقین رکھیں کہ کوئی بھی اسے سن کر نہیں تھکے گا۔ اور ممکن ہے آپ کے سامعین اپ کو کہے "تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے، میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو۔ "لیکن اپ یقین کریں، وہ بھی یہ جملہ سن کر لطف اندوز ہوتا ہے۔"

Koenigاور Abraham Maslow نے محبت اور تعلق کی ضرورت کو بنیادی اور نفسیاتی ضروریات میں سے ایک سمجھا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان ضروریات کی تسکین کا لوگوں کے ذہنی سکون اور ذہنی صحت پر بنیادی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے لوگ زندگی بھر مختلف طریقوں سے اس ضرورت کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے والدین کے ساتھ دوستی کرنے یا لوگوں اور ساتھیوں

---

[30]۔ العاملی، وسائل الشعہ، ۱۲۰/۱۴

[31]۔ کلینی، الکافی، ۵۶۹/۵

سے ملنے کا انتخاب کر کے اس ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ اس ضرورت کو پورا نہ کرنے سے الجھن اور پریشانی پیدا ہوتی ہے اور اس کی کمی لوگوں اور دوسروں کے ساتھ ان کے تعلقات پر برے اثرات مرتب کرتی ہے۔

۳-اظہار محبت کے طریقے

دوسروں کی محبت کو پانے کے کچھ فارمولے اور خاص اصول ہیں اگر ہم ان سے ناآشنا ہیں تو نہ صرف ہم دوسروں کی محبت حاصل نہ کر پائیں گے بلکہ ہم پیار کی بھیک مانگنے پے مجبور ہوں گے اور آہستہ آہستہ وہ ہم سے نفرت کرنے لگیں گے۔ جبکہ تمام نقصانات، مشکلات، بے رحمی، تنازعات، تشدد و سختی، خاندانی تعلقات کو بہتر بنانے اور ازدواجی زندگی کو سہل بنانے کا تنہا حل اچھے طریقے سے محبت کا اظہار کرنا ہے۔ شریک حیات سے محبت کا اظہار کرنے کے کچھ عملی طریقے درج ذیل ہیں:

۱-۳-لسانی محبت

اپنے شریک حیات سے جذباتی اور محبت بھرے الفاظ کا اظہار آپ کے گہرے جذبات کو ظاہر کرتا ہے۔ اپنی بیوی کو بتائیں کہ وہ آپ کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے اور آپ اس سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ جملہ "میں تم سے پیار کرتا ہوں" کہنا محبت کی آگ شعلہ ور کر دیتا ہے اور زندگی کو روح اور جان بخشتا ہے۔ خاندانی ماحول میں خصوصاً شوہر کا اپنی بیوی سے پیار و محبت کا اظہار کرنا گھر کو جنت بنا دیتا ہے۔ میاں بیوی کے آپس میں پیار اور محبت نہ ہونے یا کم ہونے کے باعث زندگی جہنم بن جاتی ہے۔ اور "میرے پیارے، عزیز دل، میں تم سے پیار کرتا ہوں وغیرہ جیسے الفاظ" سننے کی آرزو بیوی کے دل میں برسوں تک رہتی ہے اور وہ محبت کی کمی کے شکنجے میں جکڑ جاتی ہے۔ اپنے شریک حیات کے لیے توہین آمیز الفاظ سے کبھی بھی اپنی زبان کو آلودہ نہ کریں۔ دوسری طرف بیوی کی توہین و تذلیل، سخت اور غیر مہذب لہجہ اختیار کرنا گناہ کبیرہ شمار ہوتا جو اہل خانہ کے پر سکوں ماحول کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

اسلامی روایات میں بیوی اور گھر والوں سے زبانی محبت کے اظہار پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یہ تاکید خاندان میں محبت بھرے رشتے وجود میں لانے اور خانوادہ کو پرامن بنانے اور مضبوط کرنے کا ایک راستہ قرار پایا ہے۔ اس سلسلے میں چند مستند روایات درج ذیل ہیں:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے فرمایا: "قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ إِنِّي أُحِبُّكِ لَا يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِهَا أَبَداً"[۳۲] ایک آدمی جو اپنی بیوی سے یہ کہے کہ "میں تم سے پیار کرتا ہوں" مرد کی یہ بات اس کے دل سے کبھی نہیں نکلتی۔

دوسری روایت میں امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: "جب تم کسی کو پسند کرو تو اسے بتا دو، کیونکہ اس سے تمہاری دوستی مضبوط ہو گی[۳۳]"

---

[۳۲]۔ کلینی، الکافی، ۵۶۹/۵

[۳۳]۔ کلینی، الکافی، ۶۴۴/۲

اسلامی روایات میں اس بات پر زور دیا گیاہے کہ اپنی بیوی اور خاندان کے افراد سے محبت کا زبانی ولسانی اظہار نہ صرف خاندانی تعلقات کو مضبوط بناتاہے بلکہ خاندان میں امن اور اتحاد کو یقینی بنانے میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔ محبت کے اس اظہار کو ازدواجی زندگی میں ہم آہنگی اور بہتر تفہیم پیدا کرنے کے ایک آلے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

۲-۳- عملی محبت

عملی محبت ہماری زبانی محبت کی صداقت و ایمانداری کی تصدیق ہے۔اور یہ ہماری زبانی محبت کے اخلاص کی نشانی ہے۔ بلکہ حسن سلوک، محبت ایجاد کرنے کے عوامل میں سے ایک ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: "محبت کا سبب، احسان ہے"[۳۴] نیز زبانی محبت پر بیوی کو اس وقت اعتماد ہوتا ہے جب وہ عملی محبت کو دیکھ لیتی ہے۔ جو دوسروں پر اپنی محبت کو حسن سلوک سے ثابت کر دیتا ہے گویا اس نے دوسروں کی محبت کو پانے کا زمینہ فراہم کر لیا ہے۔

محبت کے کچھ عملی نمونے درج ذیل ہیں جو محبت کے ثبوت، اظہار اور دوسروں کی محبت پانے میں مؤثر ہیں:

۱-۲-۳- سچائی

امام علی علیہ السلام کے نزدیک سچائی، محبت کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ "سچے انسان کو اس کی سچائی سے تین چیزیں ملتی ہیں: اعتماد، محبت اور رعب" کیونکہ صداقت گویا انسان کے ظاہر اور باطن کا ایک ہونا ہے، اسی لیے میاں بیوی کے درمیان محبت بڑھتی ہے۔

۲-۲-۳- تحفہ دینا[۳۵]

محبت کے اظہار کا سب بہترین اور پایدار طریقہ تحفہ دینا ہے۔ اور بیوی کو تحفے تحائف دینا خانوادہ کے استحکام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اور یہ ازدواجی تعلقات کو مضبوط بنانے اور میاں بیوی کے درمیان پیار اور جذباتی تعلق کو بڑھانے میں بھی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ بیوی کو تحائف دینے کا مطلب ہے کہ آپ اسے اہمیت دیتے ہیں اور اس کا زندگی میں ساتھ آپ کے لئے خوشی کا باعث ہے۔ اور آپ کے اس رویے سے اسے یقین ہوتا ہے کہ وہ آپ کی توجہ کا مرکز اور معشوقہ ہے

---

[۳۴]۔ لیثی واسطی، عیون الحکم والمواعظ، ص۲۸۱

[۳۵]۔ ان اہم اثرات کے علاوہ یہ تحفہ جوڑوں پر ایک اور خاص اثر رکھتا ہے، جس کا ذکر ایک روایت میں ہے؛ فرمایا: "ہِبَةُ الرَّجُلِ لِزَوْجَتِہِ تَزِیدُ فِی عِفَّتِہا" مرد کا اپنی بیوی کو تحفہ دینے سے اس کی عفت و عصمت میں اضافہ ہوتا ہے (ابن بابویہ، محمد بن علی،)۔

اسلامی روایات میں واضح طور اپنی بیوی کو تحفہ دینے کی تاکید ہوئی ہے اور اسلام میں اس عمل کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اپنی بیوی کو تحفہ دینے کی اہمیت کے بارے میں کچھ مستند روایات درج ذیل ہیں :امام صادق علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ: "بیوی کو تحفہ دینے سے، خدا خوش ہوتا ہے، اور بیوی کو تحفہ دینا گویا اس کی عزت افزائی ہے۔"[٣٦]

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی بیوی کو ہدیہ دینا عملی محبتوں میں سے ایک ہے اور اس سے خاندانی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔[٣٧]"

امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ: "اپنی بیوی کو تحفہ دینا اس سے محبت اور وفاداری کی علامت ہے، اور خدا اس عمل سے خوش ہوتا ہے۔"[٣٨]

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: "اپنی بیوی کو تحفہ دینا ازدواجی تعلقات کو مستحکم بنانے اور محبت پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔"[٣٩]

امام صادق علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا: "اپنی بیوی کو تحفہ دینے سے نہ صرف محبت بڑھتی ہے بلکہ ازدواجی تعلقات کو مضبوط کرنے میں بھی مدد ملتی ہے، اور خدا اس عمل سے خوش ہوتا ہے۔[٤٠]"

ان روایات کے مطابق، اپنی بیوی کو تحفہ دینا نہ صرف محبت اور وفاداری کی علامت ہے جس پر اسلام نے زور دیا ہے، بلکہ یہ ازدواجی تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے اور خاندان کو مضبوط کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

٣-٢-٣-عاجزی وانکساری

اسلامی روایات کے نقطہ نظر سے عاجزی محبت پیدا کرنے اور اس کے اظہار کا ایک اور مؤثر طریقہ ہے۔ اور یہ خاندان کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: عاجزی کا پھل محبت ہے۔[٤١]۔ عاجزی کا مطلب ہے انکساری سے کام لینا، ایک دوسرے کا احترام کرنا اور تکبر نہ کرنا اور دوسروں کی توہین سے پرہیز کرنا۔ تواضع کے ذریعے، آپ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اپنے شریک حیات کی عزت اور قدر کرتے ہیں۔

٤-٢-٣-سخاوت

---

[٣٦]۔ برقی، المحاسن، ج ٢، ص ١١٧

[٣٧]۔ حرانی، تحف العقول، ص ٣٨٤

[٣٨]۔ مجلسی، بحار الانوار، ١٠٤/١٨٨

[٣٩]۔ آمدی تمیمی، غرر الحکم، حدیث ٥٣٠٣

[٤٠]۔ مجلسی، بحار الانوار، ج ١٠٤، ص ١٨٨

[٤١]۔ لیثی واسطی، عیون الحکم والمواعظ، ص ٢٠٩

محبت پیدا کرنے میں سخاوت اور کشادہ دلی بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں اور یہ ایک طرح کی محبت کا اعلان ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: سخاوت، محبت کا باعث ہے۔[۴۲] نیز، اپنی اور خاندان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کسب وکار کو وسیع کرنا اسلام کے اصولوں میں سے ایک ہے۔ امام رضا علیہ السلام کی ایک حدیث میں بیان ہوا ہے: "صاحب النعمۃ یجب علیہ التوسعۃ علی عیالہ" جو شخص اسباب اور امکانات رکھتا ہے وہ اپنے خاندان کی زندگی کو وسعت دینے کا پابند ہے۔[۴۳]

خاندان میں سخاوت کا پیغام یہ ہے کہ آپ کے سامنے مادی چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ کیونکہ تم میرے محبوب ہو۔

۵-۲-۳- اچھے ناموں سے پکارنا

اچھے انداز اور ایسے نام سے پکارنا جو سامنے والے کو اچھا لگے، یہ محبت کے اظہار کی ایک قسم ہے اور محبت کو پاکیزہ بنانے کا سبب بنتا ہے۔ یہ بہترین طرز عمل، بول چال کی صداقت کی نشاندہی کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے: "کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو انسان کی اپنے مسلمان بھائی کی محبت کو پاکیزہ اور خالص بناتی ہیں۔ سب سے پہلے، جب بھی وہ اسے دیکھے، اس کے ساتھ کشادہ چہرے سے پیش آئے۔ دوسرا یہ کہ جب اس کا بھائی اس کے ساتھ بیٹھنا چاہے تو وہ اسے بیٹھنے کے لئے جگہ دے۔ تیسرا یہ ہے کہ اسے اس نام سے پکارے جسے وہ پسند کرتا ہے"[۴۴]

اس قابل قدر رفتار کی ایک بہترین مثال، حدیث کساء ہے[۴۵] کہ جس میں یہ بات اچھے طریقے سے اور مکمل طور پر نظر آتی ہے اور چونکہ یہ مقدس ہستیاں ہر انسان کے لئے اسوہ زندگی ہیں ہم ان کی خاندانی زندگی کے اس عملی منشور کو نہ صرف پڑھیں بلکہ اپنی ازدواجی زندگی میں بھی اس پر عمل کریں۔

۶-۲-۳- کشادہ روئی، خوش اخلاقی اور خوش زبانی

نفسیاتی نقطہ نظر سے، خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق کا سامنے والے کو یہ پیغام ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم میری خوش کا باعث ہو؛ لہٰذا، بیوی سے محبت اور دوستی کا اظہار کرنے کے لیے، ہمیں ہمیشہ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے کیونکہ امام علی علیہ السلام کے نزدیک " خندہ پیشانی، دوستی کی روح و جان ہے[۴۶]" اسی طرح ایک اور روایت میں بھی فرمایا کہ سخاوت، رواداری اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز محبت کا باعث نہیں ہے۔[۴۷] البتہ اگر ہم یہ گراں بہا اور باارزش عمل اس وقت انجام

---

[۴۲]۔ آمدی تمیمی، غرر الحکم، ص۳۷۸
[۴۳]۔ کلینی، الکافی؛ ۱۱/۴
[۴۴]۔ کلینی، الکافی؛ ۶۴۳/۲
[۴۵]۔ بحرانی اصفہانی، عوالم العلوم؛ ۹۳۲/۱۱
[۴۶]۔ مجلسی، بحار الانوار؛ ۱۶۵/۷۱
[۴۷]۔ آمدی تمیمی، غرر الحکم، ص ۲۴۴

دیتے ہیں جب ہم بہت زیادہ تھکے ہوئے ہوتے ہیں، اور تھکاوٹ کے عروج پر، ہم اپنے شریک حیات کو دیکھ کر ہنستے ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ میں آپ سے اتنی محبت کرتا ہوں کہ آپ کو دیکھتا ہوں تو میری تھکن اتر جاتی ہے۔ خندہ پیشانی اور خوش زبانی نہ صرف ہماری محبت موثر ہوتی ہے بلکہ سامنے والے کی محبت کو بھی پانے کا اہم عنصر ہے۔

۷-۲-۳-استقبال اور الوداع

شوہر کو گھر سے جاتے وقت الوداع اور جب وہ تھک کر گھر واپس آتا ہے تو اس کا استقبال کرنے سے، ایک باشعور خاتون، اس کے دل میں جگہ بنا سکتی ہے اور اپنی محبت کا اظہار کر کے اس کے پیار کو جیت سکتی ہے۔ اس بات پہ توجہ کرنا بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اسلوب کی تعریف کی کہ جب ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: جب بھی میں گھر میں داخل ہوتا ہوں تو میری بیوی میرا استقبال کرتی ہے اور جب میں گھر سے نکلنا چاہتا ہوں تو وہ مجھے الوداع کرتی ہے۔ جب بھی وہ مجھے غمگین دیکھتی ہے تو کہتی ہے: تجھے کس چیز نے غمزدہ کیا ہے؟ اگر یہ پریشانی زندگی کے اخراجات کے لیے ہے، تو اس کا کوئی اور ذمہ دار ہے، اور اگر آخرت کے لیے ہے، تو خدا آپ کے غم میں اضافہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے کارگر ہیں اور یہ عورت ان میں سے ایک ہے۔ اور اس کے لیے شہید کے نصف برابر ثواب ہے [۴۸]

۸-۲-۳- حسن ظن

جب انسان کسی سے محبت کرتا ہے، تو اس کے کاموں کی بہترین طریقے سے توجیہ کرتا ہے۔ لذا حسن ظن میں ایک دوستی کا پیغام پوشیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ ایسے شخص سے محبت کرتے ہیں جو حسن ظن رکھتا ہو۔ روایات میں یہ مطلب بیان کیا گیا ہے، امام علی علیہ السلام نے فرمایا: "جو لوگوں کے بارے میں حسن ظن رکھے گا اسے ان سے محبت ملے گی [۴۹]"

حسن ظن خاندان میں باہمی اعتماد پیدا کرنے، ایک مثبت ماحول اور خوشگوار اور توانا خاندان بنانے اور ازدواجی تعلقات کو مضبوط بنانے میں مدد کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں خاندان ایک متحد اور متحرک اکائی بن جائے گا۔

۹-۲-۳-عدل وانصاف

خاندان میں منصفانہ ہونے کا مطلب خاندان کے افراد کے ساتھ منصفانہ رویہ ہے، اور یہ مقدس عمل رابطے اور خاندانی تعلقات کو بہتر بنانے میں تعمیری کردار ادا کرتا ہے۔ جب خاندان کے افراد ایک دوسرے کی عدل وانصاف پر یقین رکھتے ہیں تو ان کے درمیان

---

[۴۸]-ابن بابویہ، من لایحضرہ الفقیہ، ج۳، ۳۸۹.
[۴۹]-آمدی تمیمی، غرر الحکم، ص ۲۵۳

رابطے میں بہتری آتی ہے اور باہمی اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ منصفانی رویہ خاندان میں تناؤ اور تنازعات کو کم کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ منصفانہ خاندانوں سے وابستہ افراد کو ان سے مثبت رویہ ملتا ہے۔ جب خاندان کے تمام افراد عادلانہ رویہ سے بہرہ مند ہیں، تو اس طرح کا خاندانی ماحول خلل اور عدم استحکام سے محفوظ رہتا ہے۔

لیکن اگر خاندان میں انصاف کا قانون حاکم نہ ہو تو پہلا اور سب سے خطرناک پیغام یہ ہے کہ میرے نزدیک تمہاری کوئی حیثیت نہیں ہے؛ حتی کہ اگر حق تمہارے ساتھ بھی ہو، پھر تمہارا حق تمھیں دینے کو تیار نہیں ہوں۔ لہٰذا، انصاف پسندی اپنے اندر ایک طرح کی محبت کا اظہار رکھتی ہے۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "عدل و انصاف (دوسروں) کی محبت کے دوام کا سبب ہے[۵۰]"

۳-۳- محبت کا تحریری اظہار

تحریری محبت دوسروں کے ساتھ محبت اور معنوی رابطے کے اظہار کا ایک طریقہ ہے، جو محبت بھرے الفاظ اور پیغامات لکھ کر کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ بہت مؤثر اور قیمتی ہو سکتا ہے، کیونکہ تحریری الفاظ عام طور پر گہرے جذبات اور خیالات کے اظہار کی اجازت دیتے ہیں اور اسے طویل عرصے تک برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

نفسیاتی طور پر، تحریر کا سامنے والے پر اثر، گفتگو سے زیادہ ہے، اور تحریر ان پیغامات کو پہنچانے میں بھی نمایاں اثر رکھتی ہے جو ہم دوسرے فریق تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں امام علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ "خط؛ تمھارا بہترین ترجمان ہے[۵۱]"۔

اگرچہ امام مجتبیٰ علیہ السلام امام علی علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے؛ لیکن امیر المومنین علی علیہ السلام نے اپنی ہمیشہ یاد رہنے والی نصیحت کو ایک خط کی صورت میں دیا۔

اور اسلام سے الہام لیتے ہوئے؛ امام خمینی (رح) کی طرف سے اپنی اہلیہ کے نام ایک خط کی تحریر بھی[۵۲]۔ تحریری محبت کے اظہار کی تاثیر پر متقن دلیل ہے۔

یہاں ہم تحریری محبت کی کچھ مثالیں اور کلیدی نکات بیان کرتے ہیں:

۱-۳-۳- عاشقانہ خط: اپنے شریک حیات یا عزیز کو عاشقانہ خط لکھیں۔ اس خط میں، آپ اپنے گہرے جذبات، اچھی یادیں، اور اپنے شریک حیات کی قدر کا اظہار کر سکتے ہیں۔

---

[۵۰]- لیثی واسطی، عیون الحکم والمواعظ، ص ۴۴۔
[۵۱]- نہج البلاغہ، قصار ۳۰۱۔
[۵۲]- امام خمینی (ق)، صحیفہ امام؛ ۲/۱

۲-۳-۳-پیار بھرا SMS : سامنے والے کو پیار بھرے ٹیکسٹ پیغامات بھیجنا بھی محبت کے اظہار کا ایک آسان اور موثر طریقہ ہے۔"تم میری دنیا ہو" یا"تم ہمیشہ میرے دل میں ہوں" جیسی مثالیں استعمال کریں۔

۳-۳-۳-گریٹنگ اور شکریہ کارڈ: اپنے شریک حیات یا دوسروں کو ایک گریٹنگ اور شکریہ کارڈ لکھیں۔ یہ مختلف مواقع پر ہو سکتا ہے جیسے سالگرہ، شادی کی سالگرہ، یا دیگر اہم مواقع۔

۴-۳-۳-خوشگوار لمحات لکھنا: اپنی شریک حیات کے ساتھ گزری اچھی یادیں اور خوشگوار لمحات لکھیں۔ یہ آپ کے ساتھی کو دکھا سکتا ہے کہ وہ آپ کے لیے کتنا اہم ہے۔

۵-۳-۳-ترمیم کریں: اپنی پوسٹ بھیجنے سے پہلے، اس میں ترمیم کریں تاکہ متن درست ہو اور آپ کے جذبات کا اظہار ہو۔ ترمیم کرنے کے لیے، تحریر کے اصولوں کا استعمال کریں جیسے تحریر کی درستگی اور الفاظ کا چناؤ۔

۶-۳-۳-احترام اور مرضی کے ساتھ لکھیں: یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے شریک حیات یا زیر بحث شخص کو احترام کے ساتھ لکھیں اور احترام کے ساتھ اپنی مرضی کا اظہار کریں۔

۷-۳-۳-اقدار اور خوبیوں پر تاکید: محبت بھری تحریروں مورد نظر شخص کی قدروں، خوبیوں کا تذکرہ کریں۔ اس کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آپ کے لئے مہم ہیں۔

عام طور پر تینوں طریقوں سے محبت کا اظہار ایک سالم، مثبت اور مستحکم خاندان بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس قسم کے رویے خاندان کو مضبوط بنانے اور ازدواجی اور خاندانی تعلقات کو بہتر بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

چند اہم نکات

الف: محبت کے اظہار میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ سچائی اور دل سے ہو۔

ب: ایسا طریقہ منتخب کرنا بہت ضروری ہے جو آپ اور آپ کی شریک حیات کو پسند ہو اور اپنے جذبات کو بہتر انداز میں بیان کریں۔

ج: اپنے شریک حیات کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے لگاتار اور پائیدار محبت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے۔

د:۔۔۔محبت نہ کرنا ایک متعدی بیماری ہے، یہ یقینی طور پر دوسری طرف پھیلے گی۔اور یہ ایک حقیقت ہے .اس حوالے سے دونوں کی کوشش ہونی چاہیے۔اور یہ بنیادی اصل ہے۔[۵۳]

ہ: محبت ایجاد کرنے میں والدین کا بڑا کردار ہوتا ہے۔لڑکوں اور لڑکیوں کے والدین کو ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت کے ساتھ ایسا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔یہاں تک کہ اگر وہ دوسرے فریق کی طرف سے کوئی ایسی چیز دیکھیں جو ان کے لیے خوشگوار نہ ہو تو انہیں اپنے بچوں سے اس کا ذکر نہیں کرنا چاہیے۔اور ان دونوں کو دن بہ دن ایک دوسرے سے زیادہ مانوس اور پیار کرنے دیں۔[۵۴]

۴-خانوادہ سے اظہار محبت کے ثمرات

اسلامی اصولوں کو دیکھ کر خاندان میں محبت کا اظہار اہم کامیابیوں کا باعث بن سکتا ہے جو خاندان کی مضبوطی اور استحکام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔اسلام خاندان میں محبت، احترام اور قربت کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔رہبر معظم انقلاب اسلامی نے اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی تقاریر اور سفارشات میں خاندان کے استحکام میں محبت کی اہمیت پر تاکید کی۔ان کا کہنا ہے کہ خاندان کے اندر پیار اور محبت ایک صحت مند اور مستحکم ماحول بنانے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔دینی تعلیمات اور رہبر معظم انقلاب کی طرف دیکھتے ہوئے خاندان کی طاقت میں محبت کے چند ثمرات درج ذیل ہیں:

۱-۴-ذہنی اور نفسیاتی طور پر

محبت کا اظہار تناؤ اور ازدواجی تنازعات کو کم کرنے میں کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔جب میاں بیوی ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کرنے سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ کتنے اہم اور قیمتی ہیں، تو وہ روزانہ کے چھوٹے چھوٹے اختلافات اور مسائل میں نہیں الجھتے اور اپنی توانائی کو بے ہودہ مقامات میں خرچ نہیں کرتے۔"زندگی میں محبت ہو تو گھر سے باہر کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور عورت کے لیے گھر کے اندر کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔[۵۵]

"محبت خاندان کو مستحکم بناتی ہے، محبت زندگی کی بنیاد ہے، محبت کی برکت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، اور خدا کی راہ میں اگر انسان محبت کے ساتھ داخل ہو جائے تو تمام کام آسان ہو جائیں گے[۵۶]"

---

[۵۳]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۹/۵/۱۶
[۵۴]۔... خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۱/۶/۳۱
[۵۵]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۷/۸/۱۱
[۵۶]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۶/۷/۳۰

بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ عمل حضرت زہرا سلام اللہ علیہا ہیں جیسا کہ ان کے شوہر امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا:" و لقد کنت انظر الیھا فتنکشف عنی الھموم و الاحزان" میں نے جب بھی اس کے چہرے کی طرف دیکھا میرے سارے غم دور ہو جاتے۔[۵۷]

۲-۴-عاطفی اور جذباتی

محبت کے اظہار سے جوڑوں کے درمیان جذباتی تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ یہ عاطفی تعلق میاں بیوی کو اپنی زندگی میں اچھے اور برے لمحات کا تجربہ کرنے کے لیے دوست اور ساتھی کے طور پر حاضر ہونے پر مجبور کرتا ہے۔

۳-۴-اجتماعی جہت سے

خاندانی مرکز میں محبت کے اظہار کی سب سے بڑی کامیابی اس کی مضبوطی اور استحکام ہے:"وفاداری بہت ضروری ہے، اگر بیوی کو لگتا ہے کہ اس کا شوہر اس کا وفادار ہے اور شوہر کو لگتا ہے کہ اس کی بیوی اس کی وفادار ہے، تو یہ یقین وفاداری ان دونوں میں محبت کا باعث ہے۔ جب محبت پیدا ہو گی، تو خاندان مستحکم ہو گا۔ بنیاد اور استحکام جو کئی سالوں تک جاری رہتا ہے..."[۵۸]

۴-۴-طرف مقابل کے اعتماد کو اپنی طرف متوجہ اور مضبوط کرنا

محبت ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو کام کے شروع میں دیتا ہے، یہ ایک ایسی سرمایہ کاری ہے جو اللہ تعالیٰ ایک لڑکی اور لڑکے کو شادی کے شروع میں دیتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسے برقرار رکھنا چاہیے۔ آپ کے شریک حیات کی آپ سے محبت آپ کے اعمال پر منحصر ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے شریک حیات آپ کے لیے اپنی محبت برقرار رکھے، تو آپ کو اپنے رویے کو پیارا بنانا چاہیے۔ اب یہ بات واضح ہے کہ انسان کو اپنی محبت کے اظہار کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ آپ کو وفادار ہونا چاہیے، اعتماد کا مظاہرہ کرنا چاہیے، دیانت داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اپنی توقعات بہت زیادہ مت رکھیں، آپ کو تعاون کرنا ہے، آپ کو محبت کا اظہار کرنا ہے، یہ اعمال محبت پیدا کرتے ہیں۔ دونوں کا ایک دوسرے پر یہ فرض ہے۔ محبت زندگی میں ہونی چاہیے۔ یہ تعاون ہونا چاہیے، شکایت اور مبالغہ آرائی نہیں"[۵۹]

"۔۔۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ محبت قائم رہے تو بھروسہ رکھیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ زندگی قائم رہے تو آپ کو محبت کو برقرار رکھنا چاہیے"[۶۰]

---

[۵۷]۔ مجلسی، بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۳۴

[۵۸]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۶/۷/۳

[۵۹]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۶/۱۲/۱۹

[۶۰]۔ خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۸۱/۶/۶

۵-۴-ازدواجی اطمینان میں اضافہ کا سبب

محبت کا اظہار اور اپنے شریک حیات کو اہمیت دینا ازدواجی اطمینان میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ جب میاں بیوی اپنے شریک حیات کی طرف سے پیار اور ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں تو ازدواجی زندگی میں خوشی اور اطمینان میسر ہوتا ہے۔ عام طور پر، شادی شدہ زندگی میں پیار اور جذباتی تعلق کا اظہار اعتماد کو مضبوط کرنے، تناؤ کو کم کرنے اور شادی شدہ زندگی میں اطمینان اور خوشی بڑھانے میں مدد کر سکتا ہے۔ یہ اعمال طویل مدت تک ازدواجی تعلقات اور خاندانی استحکام کو مضبوط بنانے میں مدد کرتے ہیں۔

خلاصہ اور اہم نتائج

اسلام کی نگاہ میں ایک مطلوبہ معاشرہ اس وقت تشکیل پاتا ہے کہ جب خاندان سالم اور مستحکم ہو۔اور اگر اچھے گھرانے نہ ہوں تو معاشرہ ترقی نہیں کرتا۔ کیونکہ ہر فیملی، معاشرتی ڈھانچے کا ایک خلیہ اور ایک ستون ہے، جب تک یہ فیملی صحتمند ہے اور جب تک ان کا رویہ و برتاو صحیح و سالم ہے معاشرے کا پیکر اور بدن صحتمند و سالم رہے گا اور خاندان کا ادارہ نہ صرف ہر معاشرے کا بنیادی ستون اور انسانی معاشرتی زندگی کا نقطہ آغاز ہے بلکہ اسلامی تہذیب کا بنیادی ستون بھی ہے۔ کیونکہ رہبر معظم انقلاب کے فکری نظام کہ جن کی بنیادیں دینی تعلیمات پر مشتمل ہیں، کے مطابق خاندان کلمہ ی طیبہ ہے"[۶۱]۔

قرآن کے مطابق خاندان سلامتی، امن اور سکون کی جگہ ہے اور اس کی بنیاد محبت اور عشق پر ہوتی ہے۔اس مقدس بنیاد کی مضبوطی اور استحکام سے معاشرہ کی ترقی پر گہرے اثرات ہونگے۔ اسی وجہ سے اسلام میں خاندانی استحکام کے مسئلے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح رہبر معظم انقلاب کے متعدد آثار میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور بہت سے عوامل کا ذکر کیا گیا ہے، ان میں سب سے اہم اور موثر عامل، اپنے شریک حیات خصوصا میاں کا اپنی بیوی سے محبت کا اظہار ہے۔ خاندان کی مضبوطی میں ایک کلیدی عنصر کے طور پر محبت اور مودت بہت اہم ہیں۔ یہ عنصر خاندانی تعلقات کو مضبوط بنانے، صحت مند نسلوں کی پرورش اور خاندان میں ایک پر سکون اور مستحکم ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

اپنے شریک حیات سے محبت کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا جا سکتا ہے، جیسے: زبانی، عملی اور تحریری۔

خاندان میں محبت کا اظہار کرنے میں بہت سے ثمرات اور بابرکت فوائد ہیں۔ جو گھرانے کو مستحکم کرنے، خاندان کے افراد کے اطمینان اور سکون کو بڑھانے اور صحت مند نسلوں کی تربیت میں مدد کرتا ہے۔ خاندان کے استحکام میں اظہار محبت کے سب سے بنیادی نتائج، روحانی طور پر اختلافات اور مسائل کا کم ہونا، احساساتی رابطے کا محکم ہونا، خاندانی استحکام اور دوسروں کو اعتماد میں لینا، ازدواجی زندگی میں اطمینان کا حصول اور جذباتی طلاق سے بچاؤ وغیرہ شامل ہیں۔

---

[۶۱] - خطبہ ی عقد مورخہ ی ۱۳۷۹/۱۲/۱۵

منابع

۱. قرآن کریم
۲. ابوالحسن محمد رضی، نہج البلاغہ، چ۵، تحقیق: دکتر صبحی صالح، قم، انتشارات ہجرت، بی تا.
۳. کلینی، محمد بن یعقوب بن اسحاق، الکافی (ط-الإسلامیة)، ج۱، چ چہارم، تہران، دار الکتب الإسلامیة.
٤. ابن بابویہ، محمد بن علی، من لایحضرہ الفقیہ، ج۷، چ دوم، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم.
۵. .... الخصال، تصحیح علی اکبر غفاري، قم، جامعة مدرسين، ۱۴۰۳ق.
٦. .... الأمالی (للصدوق)، چ ششم، تہران، کتابچی.
۷. فیض کاشانی، محمد محسن بن شاہ مرتضی، الوافی، ج۱۱، چ اول، اصفہان، کتابخانہ امام أمیر المؤمنین علی علیہ السلام.
۸. ابن قولویہ، کامل الزیارات، ترجمہ ذہنی تہرانی، تہران، پیام حق، ۱۴۰۳ش.
۹. ابن شعبہ حرانی، حسن بن علی، تحف العقول، چ دوم، قم، جامعہ مدرسین.
۱۰. ابن ادریس، محمد بن احمد، السرائر الحاوی لتحریر الفتاوی (والمستطرفات)، ج۷، چ دوم، قم، دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم.
۱۱. بحرانی اصفہانی، عبد اللہ بن نور اللہ، عوالم العلوم والمعارف والأحوال من الآیات والأخبار والأقوال، چ اول، قم، مؤسسة الإمام المہدی.
۱۲. برقی، ابوجعفر احمد بن ابوعبد اللہ محمد بن خالد؛ المحاسن، چ۱، تہران، دارالکتب اسلامیہ ـ ۱۳۷۰ق.
۱۳. تمیمی آمدی، عبد الواحد، غرر الحکم ودرر الکلم، دار لکتاب الاسلامی، قم، چ دوم، ۱۴۱۰ق.
١٤. لیثی واسطی، علی بن محمد، عیون الحکم والمواعظ، چ اول، قم، دار الحدیث.
۱۵. مجلسي، محمد باقر بن محمد تقي، بحار الانوار الجامعی ل-درر اخب-ار الائم-ی الاطہ-ار، چ س-وم، بیروت، مؤسسی الوفاء، ۱۴۰۳ق.
١٦. العاملی، محمد بن الحسن الحر، وسائل الشیعہ؛ چ۲، قم، مؤسسہ آل البیت (علیہم السلام)، ۱۳۷۲
۱۷. فراہیدی، خلیل بن احمد (۱۴۱۰ق)، کتاب العین، چ دوم، قم، ہجرت.
۱۸. ابن منظور، محمد بن مکرم (۱۴۱۴ق)، لسان العرب، چ سوم، بیروت، دار صادر.

١٩. راغب اصفهانی، حسین بن محمد، مفردات الفاظ قرآن، ج، اچ دوم، تہران، مرتضوی.

٢٠. دہخدا، علي اکبر، لغتنامہ دہخدا، تہران، دانشگاہ تہران، مؤسسہ دہخدا، ١٣٧٧.

٢١. عسکری، حسن بن عبد اللہ، الفروق فی اللغۃ، ج، اچ اول، بیروت، دار الافاق الجدیدۃ.

٢٢. طباطبايي، سید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، ج١١، چ پنجم، قم، دفتر انتشارات اسلامی جامعہ ی مدرسین حوزہ علمیہ قم.

٢٣. مصباح، محمد تقی (١٣٨٦)، اخلاق در قرآن، قم، مؤسسہ آموزشی پژوہشی امام خمینی قدس سرہ.

٢٤. آرشہ، گی، لائیسیتہ، ترجمہ عبد الوہاب احمدی، تہران: نشر آگہ.

٢٥. حاج علی اکبری، محمد جواد، مطلع عشق، چاپ اول، انتشارات انقلاب اسلامی، تابستان ١٣٩٢ش.

٢٦. موسوی الخمینی، روح اللہ، صحیفہ امام (مجموعہ نامہ ہا، پیام ہا و سخنرانی ہا) چ١، تہران: مؤسسہ تنظیم آثار امام خمینی (قدس سرہ)، ١٣٧٢.

٢٧. باقر ساروخانی، جامعہ شناسی خانوادہ، تہران، سروش، ١٣٧٩.

٢٨. منصور قنادان، جامعہ شناسی مفاہیم کلیدی، تہران، آوای نور، ١٣٧٥.

٢٩. فرزانہ نجاریان، عوامل مؤثر در کارایي خانوادہ، دانشگاہ آزاد اسلامی (پایان نامہ کارشناسی ارشد)، ١٣٧٥.

٣٠. لئوبوسکالیا، زندگی با عشق زیباست، ترجمہ توراندخت تمدن (مالکی)، ایران، انتشارات دایرہ.

٣١. Koenig H, (١٩٩٨), Hand Book of Religion and mental health, Academic Press.